آسمانِ علم کے چند تابندہ ستارے

از جناب مولانا عبید الرحمٰن صاحب طالب رحمانی مبارکپوری

اس سے قبل عنوانِ بالا کے ماتحت دنیائے علم کی ایک عظیم الشان ہستی کا تعارف کرایا جا چکا ہے آج کی صحبت میں دو ایسی بلند پایہ شخصیتوں کے حالاتِ زندگی پیش کئے جا رہے ہیں جو علمی حلقوں میں بہت بڑی شہرت کے مالک ہیں اور جن کی تصنیفات و تالیفات نصاب تعلیم میں داخل ہو کر دنیا سے خراجِ تحسین حاصل کر رہی ہیں۔

(۲) "میر سید شریف جرجانی"

نام و نسب و ولادت علی نام ابوالحسن کنیت، سید شریف و سید السند لقب۔ سلسلۂ نسب یہ ہے علی بن محمد بن علی الحسینی الجرجانی۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ میں مشہور مقام جرجان میں ہوئی۔ آپ غایت درجہ ذکی و حسین اور حاضر جواب تھے۔ آپ کی حاضر جوابی کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ عہد طفولیت میں تحصیلِ علم کی غرض سے علامہ تفتازانی کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کا چہرہ غبار آلود تھا علامہ نے مذاقاً کہا یالیتنی کنت ترابا آپ نے برجستہ جواب دیا یقول الکافر یالیتنی کنت ترابا۔ اس برجستہ جواب کو سن کر علامہ پر کیا کیفیت گذری ہوگی اس کو وہی خوب جان سکتا ہے جس کو اس قسم کے ذہین اور ذکی و حاضر جواب طالب علم سے سابقہ پڑا ہو۔

تربیت و تعلیم میر سید شریف جس خاندان کے چشم و چراغ تھے وہ سادات اور اہلِ علم کا خاندان تھا اس لئے آپ کی تربیت اور پرورش علمی ماحول میں ہوئی جس کا اثر یہ ہوا کہ آپ ہوش سنبھالتے ہی تحصیلِ علم میں اسقدر منہمک ہوگئے کہ بہت جلد اپنے ہم عمروں سے فوقیت لے گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جرجان ہی کے علماء و فضلا سے حاصل کی۔ آپ کو علوم عربیہ نحو و صرف سے غایت درجہ دلچسپی تھی چنانچہ آپ نے اپنی خداداد ذکاوت و فطانت سے بہت جلد ان علوم میں ایسی کامل مہارت پیدا کر لی کہ لڑکپن و نوعمری اور تحصیل ہی کے زمانہ میں نحو میر و صرف میر دو رسالے فارسی زبان میں تصنیف کر ڈالے۔

علمی سفر وطن میں رہ کر جب آپ کی علمی پیاس نہ بجھ سکی تو آپ وطن سے نکل کر قاہرہ پہنچے اور وہاں کے مشہور اور متبحر عالم شیخ اکمل الدین محمد بن محمود صاحب عنایہ حاشیہ ہدایہ کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم شرعیہ کی تحصیل شروع کی اور بہت جلد ان علوم کے ماہر ہو گئے۔

زمانۂ تحصیل میں آپ نے جمال الدین محمد اقسرائی شارح موجز فی الطب کی تعریف اور شہرت سنی۔ تحصیل علم کے شوق میں مصر سے بلاد قرامان کا طویل سفر کیا جب شہر کے قریب پہنچے تو ان کی شرح ایضاح خطیب قزوینی دیکھی جو جو ایضاح الایضاح کے نام سے مشہور ہے آپ نے اس کو اسوجہ سے ناپسند فرمایا کہ ایضاح بالکل واضح اسمی باسمی کتاب تھی جس کی شرح لکھنا تحصیل حاصل اور بلا ضرورت تھا آپ نے اس کے متعلق یہ پھبتی بھی کسی کہ یہ گوشت ہے جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں۔ اس پھبتی کَسنے کی وجہ یہ تھی کہ اقسرائی کا یہ معمول ہے کہ پوری عبارت لکھکر اس کی شرح کرتے ہیں اور متن کو سرخی سے لکھتے ہیں اور شرح کو سیاہی سے تو گوشت پر مکھی کی پھبتی نہایت موزوں ہے اس شرح کو دیکھکر آپ کا دل اقسرائی کی طرف سے کچھ اچاٹ سا ہوگیا اور واپسی کا قصد فرمایا لیکن پھر بعض طلاب کے کہنے پر کہ شہر قریب رہ گیا ہے جاکر ملاقات تو کرلو اُن کی تقریر اُن کی تحریر سے بہتر اور برتر پاؤگے شہر میں داخل ہوئے لیکن افسوس اسی روز انکا انتقال ہوگیا تھا۔

تحصیل علم کا شوق آپ کو تحصیل علم اور ایک کتاب کو بار بار اساتذہ فن سے پڑھنے کا کسقدر شوق تھا اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

کتب معقولات خصوصاً فن منطق سے دلچسپی رکھنے والوں میں کون نہیں جانتا کہ علامہ قطب الدین رازی کی تصنیفات میں شرح مطالع نہایت عمدہ اور بلند پایہ تصنیف ہے۔ میر سید شریف یوں تو شرح مطالع کو مختلف اساتذۂ فن سے ایک دفعہ نہیں سولہ دفعہ پڑھ چکے تھے۔ مگر جتنا پڑھتے اتنا ہی اس کی تحصیل کا اور زیادہ شوق ہوتا ع -

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آپ کا دلی اشتیاق تھا کہ ایک دفعہ اس کتاب کو خود شارح سے پڑھکر اطمینان حاصل کرنا چاہیے چنانچہ آپ اپنے دل میں اس علمی شوق کو لیکر ہراۃ روانہ ہوئے تاکہ وہاں پہنچکر علامہ رازی سے استفادہ حاصل کریں جب یہ علامہ کی خدمت میں پہنچے ہیں اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس[۱۲۰] برس کی ہوچکی تھی کبر سنی اور بڑھاپے کی وجہ سے بھویں لٹک گئی تھیں آنکھیں بند تھیں۔ علامہ نے بھویں اٹھاکر سید کو دیکھا تو ایک نوجوان اور کم عمر پاکر خیال فرمایا کہ یہ اپنی حداثت اور نوعمری اور قوت دماغ و فکر کی وجہ سے ہر بحث میں ضرور قیل و قال اور حجتیں پیش کریں گے اور مجھ میں اتنی قوت کہاں کہ ہر بحث میں سید کو سمجھا کر اطمینانِ قلب کا سامان مہیا کرسکوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ماشاء اللہ نوجوان ہو اور میں بوڑھا ضعیف اور کمزور ہوں مجھ میں تم کو پڑھانے کی قوت نہیں ہے اگر تم کو مجھ سے شرح مطالع پڑھنے اور سماعت کرنے کا شوق مجبور کررہا ہے تو تم میرے شاگرد رشید مبارک شاہ منطقی کے پاس جاؤ اور ان سے پڑھو وہ تم کو وہی بتائینگے جو انھوں نے مجھ سے سنا ہے۔ مبارک شاہ اسوقت مصر میں مدرس تھے سید شریف علامہ قطب الدین رازی کا خط لیکر ہراۃ سے مصر پہنچے اور مبارک شاہ کی خدمت میں حاضر ہوکر

استاذ کا خط پیش کیا لائق شاگرد نے استاذ کے خط کو بوسہ دیا اور کہا تمکو میں پڑھاؤں گا لیکن مستقل طور پر نہیں پڑھا سکتا نہ تم کو اثنا درس میں کچھ پوچھنے کی اجازت دیتا ہوں تم صرف سماعت کرو۔ سید شریف کو چونکہ پڑھنا منظور تھا اسلئے بخوشی منظور کیا۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں اکابر مصر کی اولاد میں سے کسی نے مبارک شاہ سے شرح مطالع شروع کی۔ سید شریف درس میں حاضر ہوکر سماعت فرمانے لگے۔ مبارک شاہ کا مکان مدرسہ کے قریب تھا اور اسی مکان سے مدرسہ میں جانے کا راستہ تھا اتفاقاً ایک رات مبارک شاہ اسی راستہ سے مدرسہ کے صحن میں آکر چہل قدمی فرمانے لگے اچانک ایک حجرے سے کسی طالب علم کے پڑھنے کی آواز آئی آپ اسی آواز پر حجرہ کے قریب پہنچے تو کیا سنتے ہیں کہ سید کہتے ہیں قال الشارح کذا وقال الاستاذ کذا وانا اقول کذ لك ۔ اقول کے بعد سید شریف نے جو تقریر فرمائی وہ اس قدر لطیف اور عمدہ اور مدلل تھی کہ مبارک شاہ سنکر وجد میں آگئے اور اسقدر محظوظ و مسرور ہوئے کہ فرط مسرت وشادمانی سے صحن میں رقص کرنے لگے جب صبح ہوئی تو مبارک شاہ نے سید صاحب کو قرات کرنے کا حکم دیا اور اجازت دی کہ جو دل میں آئے بے تکلف پوچھو۔ میر سید شریف نے اسی زمانۂ تحصیل میں شرح مطالع پر نہایت عمدہ حاشیہ بھی تحریر فرمایا جو حاشیہ شرح مطالع کے نام سے موسوم ہے

مذکورہ بالا واقعہ سے جہاں سید کے علمی شوق اور تعلیمی جدوجہد و علمی قابلیت پر روشنی پڑتی ہے وہاں اس میں موجودہ دور کے طلبار کیلئے بہت بڑی عبرت بھی مضمر ہے کہ دور گزشتہ میں باوجود سامان تعلیم کی قلت کے لوگوں کو علم کی تحصیل کا کسقدر ذوق و شوق تھا اور انھیں ایک کتاب کو مختلف اساتذۂ فن سے پڑھنے میں کچھ بھی جھجھک محسوس نہیں ہوتی تھی۔

دربار شجاع میں سید کی قدر و منزلت

جب سید شریف منازل علم طے کر چکے تو آپ نے شجاع الدین جیسے علم دوست و علم نواز بادشاہ سے جو اس وقت مقام دزد میں مقیم تھے ملاقات کرنیکا ارادہ کیا چونکہ سلطان کے دربار میں علامہ تفتازانی کا اثر ورسوخ تھا اس لئے آپ نے ملاقات کا یہ طریقہ نکالا کہ سپاہیوں کا لباس پہنا اور دروازہ پر جاکر کھڑے ہوگئے علامہ تفتازانی جب سلطان کے دربار میں جانے لگے تو ان سے آپ نے کہا میں مسافر ہوں۔ تیراندازی کے فن میں مجھے کمال ہے آپ میرے متعلق دربار شاہی میں تذکرہ کیجئے اور بادشاہ سے ملاقات کرا دیجئے۔ علامہ نے آپ کو ساتھ لیا جب قصر سلطانی کے دروازہ پر پہنچے تو علامہ نے سید کو وہیں روکا اور اندر جاکر سلطان سے ان کی کیفیت بیان کی سلطان نے ان کو اندر بلایا اور کہا کہ اپنی تیراندازی کے کمال مجھکو دکھاؤ سید نے اپنی جیب سے ایک کتاب نکالکر پیش خدمت کی۔ اس کتاب میں مصنفین پر اعتراض کئے گئے تھے سید نے سلطان سے کہا یہ میرا تیر ہے اور یہ میری صنعت ہے۔ سلطان ذی علم تھا اس نے سید کی بہت قدر و منزلت کی اور بہت احترام سے رکھا اور جب شیراز جانے لگا تو انھیں اپنے ساتھ شیراز لیتا گیا اور شیراز پہنچکر دارالشفا کا مدرس

بنابار سید شریف دس سال تک درس دیتے رہے اور لوگوں کو اپنے فیض علمی سے مستفید کرتے رہے ۷۸۹ھ میں جب تیمور لنگ نے شیراز پر چڑھائی کر کے اسے تاخت وتاراج کرنا شروع کیا اور لوٹ مار کا حکم دیا تو وزیر کی سفارش سے سید شریف کو پناہ ملی پھر تیمور کے کہنے سے آپ ماوراء النہر گئے اور سمرقند میں قیام کر کے طلبہ کو اپنے فیض علمی سے مستفید کرتے رہے۔

علامہ تفتازانی سے سید شریف کا مناظرہ

میر سید شریف اپنی علمی قابلیت ولیاقت کی بنا پر بہت جلد شاہ تیمور کی نظر میں معزز ومحترم بن گئے چنانچہ باوجود اس کے کہ علامہ تفتازانی کا دربارِ تیمور میں بہت اثر ورسوخ تھا اور مجلس تیمور کے آپ صدر الصدور تھے۔ مگر تیمور علامہ پر سید شریف کو ترجیح دیتا تھا جس سے سید شریف کی حوصلہ افزائی ہوئی اور بارہا علامہ سے علمی مناظرہ ہوا سب سے اخیر مناظرہ ۷۹۱ھ میں عبارت کشاف متعلقہ آیت اولئك علی هدی من ربهم کے اجتماع استعارہ تبعیہ وتخییلیہ میں ہوا۔ نعمان الدین خوارزمی معتزلی ان میں حکم تھے انھوں نے سید شریف کی رائے کو ترجیح دی۔ سید شریف کی فتح کی خبر عوام وخواص میں مشہور ہوگئی جس کا علامہ کو بہت رنج ہوا اور اسی رنج وغم میں تھوڑے ہی دنوں کے بعد ان کا انتقال بھی ہوگیا۔

سید شریف کے بارے میں علماء کی رائیں

کسی شخص کی قدر ومنزلت اور علمی کمال کا کیا پوچھنا جبکہ بڑے بڑے علماء اس کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہوں۔ میر سید شریف ایسے ہی بلند پایہ عالم تھے کہ بڑی بڑی ہستیاں آپ کے فضل وکمال کی معترف ہیں چنانچہ علامہ عینی آپ کی تعریف میں یوں گویا ہیں ان السید کان عالم الشرق علامۃ دھرہ" قاضی شوکانی البدر الطالع میں آپ کی مدح ان الفاظ سے کرتے ہیں۔ عالم الشرق کان اماما فی جمیع العلوم العقلیۃ وغیرها متفردا بها مصنفا فی جمیع انواعها متبحرا فی دقیقها وجلیلها وطار صیتہ فی الآفاق الخ۔ علامہ عفیف جرجی آپ کی توصیف میں یوں رقمطراز ہیں العلامۃ فرید عصرہ وحید دھرہ سلطان العلماء العالمین افتخار اعاظم المفسرین ذی الخلق والتواضع مع الفقراء۔

تصنیفات

آپ کی تصنیفات وتالیفات ایک دو نہیں بلکہ پچاسوں ہیں آپ کی ہر تصنیف اپنے باب میں بے نظیر ہے اور تمام علمی حلقوں میں نہایت وقعت وعزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ آپ کی تصنیفات آپ کی جلالت شان اور دقت نظر وذکاوت وفطانت پر بہت بڑی شاہد ہیں۔ ذیل میں ہم ان کی چند تصنیفات کا مختصر خاکہ پیش کر رہے ہیں جن سے اکثر وبیشتر طلباء علوم عربیہ مستفید ہو رہے ہیں۔

نحو میر (فن نحو میں) صرف میر (علم صرف میں) یہ دونوں رسالے فارسی زبان میں ہیں یہ وہ رسالے ہیں جنھیں سید شریف نے زمانۂ تحصیل اور نوعمری میں تصنیف کیا تھا ان کی تعریف کرنی گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صغری کبری (فن منطق میں) یہ دونوں رسالے فارسی زبان میں ہیں سب سے پہلے درس نظامیہ کے طلباء کو فن منطق سے یہی رسالے روشناس کراتے ہیں۔

حاشیہ شرح شمسیہ۔ یہ مختصر رسالہ ہے جو قطبی شرح شمسیہ پر بطور حاشیہ کے ہے اور آج میر قطبی کے نام سے مشہور ہے اس میں میر صاحب نے علامہ تفتازانی صاحب سعدیہ پر جا بجا اعتراضات بھی کئے ہیں۔

حاشیہ مطول۔ تلخیص المفتاح کی شرح مطول للتفتازانی فن معانی و بیان میں مشہور اور متداول کتاب ہے یہ رسالہ اسی پر بطور حاشیہ کے لکھا گیا ہے اس میں جا بجا علامہ تفتازانی پر تعاقب کیا گیا ہے۔ شرح مواقف جو امور عامہ کے نام سے بھی موسوم ہے۔ شریفیہ (فن مناظرہ میں) شریفیہ شرح کافیہ زبانِ فارسی۔ شریفیہ شرح سراجیہ (علم فرائض میں) حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیۃ الہدایۃ۔ حاشیہ بیضاوی۔ شرح مفتاح۔ شرح ملخص الجغمینی فی الہیأۃ۔ شرح شک الاشارات۔ حاشیہ مشکوٰۃ شریف۔ وغیرہ

اولاد آپ کی اولاد ذکور واناث کتنی تھیں اس بارے میں تراجم کی کتابیں کوئی تعداد بتانے سے ساکت وخاموش ہیں۔ ہاں صرف ایک لڑکے کا تذکرہ آتا ہے جس کا نام محمد ہے۔ چنانچہ حافظ سیوطی بغیۃ الوعاۃ میں لکھتے ہیں محمد بن السید المشہور علی الجرجانی صاحب التصانیف۔ آپ کے یہ صاحبزادے بھی آپ کی طرح بہت بڑے متبحر عالم گذرے ہیں مختلف علوم وفنون میں آپ کی تصانیف موجود ہیں۔ علامہ تفتازانی کی کتاب الارشاد فی النحو کی شرح آپ نے لکھی ہے۔ نیز سید شریف متوسط شرح کافیہ پر جو حاشیہ تحریر فرما رہے تھے ان کی وفات کے بعد آپ ہی نے اس کی تکمیل کی ہے آپ کی وفات مقام شیراز میں ۸۳۸ھ میں ہوئی۔

اخلاق وعادات آپ غایت درجہ ذکی وحاضر جواب اور حسین تھے باوجود اس کے کہ آپ ایک بہت بڑے متبحر عالم تھے۔ لیکن آپ میں تکبر وغرور بالکل نہ تھا بلکہ آپ جس سے ملتے نہایت خوش اخلاقی سے ملتے خاص کر محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ نہایت تواضع اور انکساری سے پیش آتے۔

تصوف میر سید شریف نہ صرف علوم وفنون کے بحر مواج ہی تھے بلکہ اپنے زمانہ کے ایک خدا رسیدہ صوفی اور بزرگ بھی تھے آپ نے تصوف سلسلۂ نقشبندیہ کے سرتاج شیخ بہاء الدین نقشبند کے معزز خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار بخاری سے حاصل کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے حق سبحانہ تعالیٰ کی کما حقہ معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوئی جب تک میں خواجہ عطار کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔

وفات میر سید شریف شیراز سے سمرقند پہنچکر ایک مدت تک وہیں درس وتدریس میں مشغول رہے لیکن جب تیمور کا انتقال ہو چکا تو آپ سمرقند سے پھر شیراز چلے آئے اور آپ نے یہیں مستقل طور پر قیام فرمایا اور پھر یہاں سے کہیں نہ گئے یہاں تک کہ شیراز ہی میں ۸۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۳) علامہ تفتازانی۔

نام ونسب وولادت مسعود نام ابو سعید کنیت سعد الدین لقب سلسلۂ نسب یہ ہے۔ مسعود بن عمر بن عبد اللہ

خراسان میں ایک شہر تفتازان ہے۔ آپ وہیں ماہ صفر ۷۲۲ھ میں پیدا ہوئے آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے جید اور متبحر عالم تھے وسعتِ نظر دقتِ فکر میں آپ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔

تحصیل علم آپ جس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں اس وقت سرزمینِ خراسان میں علوم وفنون کا دریا بہہ رہا تھا دور دور سے لوگ آکر فیض یاب ہوتے۔ علامہ نے جب ہوش سنبھالا تو اس زمانہ کے باکمال اور اہلِ علم وفن کا شہرۂ علمی سنا آپ کے دل میں تحصیلِ علم کا شوق پیدا ہوا چنانچہ آپ اپنے وقت کے متبحر عالم علامہ قطب اور علامہ عضد کی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ آپ کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے غضب کی ذہانت عطا ہوئی تھی اس لئے بہت جلد مختلف علوم وفنون کے بحرِ مواج بن گئے اور چند ہی دنوں میں علم نحو وصرف اور منطق وعلم کلام معانی و بیان میں ایسا ملکۂ راسخہ پیدا کر لیا کہ دور دور سے طالبانِ علم وفن آپ کی خدمت میں تحصیل علم کیلئے حاضر ہونے لگے اور آپ کے فیضِ علمی سے مستفید ہو کر اکنافِ عالم میں پھیل گئے۔

تبحر علمی وسعت معلومات دقتِ فکر تبحر علمی میں آپ اپنے زمانہ کے تمام علما سے سبقت لے گئے تھے۔ چنانچہ مشہور مورخ علامہ ابن خلدون آپ کی وسعت معلومات اور تبحر علمی کا ان الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں۔ وقفت بمصر علی تالیف متعددة لرجل من عظماء هراة من بلاد خراسان يشتهر بسعد الدين التفتازاني منها في علم الكلام واصول الفقه والبيان تشهد بان له ملكة راسخة في هذه العلوم وفي اثنائها ما يدل على ان له اطلاعا على العلوم الحكمية وقدما عالية في سائر الفنون النقلية۔

مجلس تیمور کی صدارت علامہ تفتازانی کے علمی کمال اور ان کی قابلیت کا شہرہ سنکر سلطان تیمور لنگ کو آپ سے ملنے کا اشتیاق ہوا ملاقات کے بعد اس کے دل میں آپ کی ایسی کچھ قدر ومنزلت پیدا ہو گئی کہ سلطان نے آپ کو اپنے دربار کا صدر الصدور بنا کر دنیا کو یہ باور کرا دیا کہ دنیا میں علم اور اہلِ علم کی کیا کچھ قدر ومنزلت ہے اور یہ کہ علم انسان کو کس مرتبۂ عالیہ پر فائز کرتا ہے۔ سچ ہے ؎

علم سے ہوتا ہے انساں قابل صد احترام — علم سے محبوب چشم خلق ہیں انساں مدام
علم میں مضمر ہے انساں کی ترقی کا سوال — علم انساں کیلئے ہے باعث جاہ وجلال

تصنیفات آپ نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں تصنیف کی ہیں اور ہر تصنیف اپنے باب میں نہ صرف بے نظیر ہے بلکہ آپ کی ذکاوت وفطانت اور تبحر علمی اور کثرت معلومات پر بہت بڑی دلیل ہے۔ آپ کی اکثر تصنیفات نصاب تعلیم عربی میں داخل ہیں اور دنیا سے برابر خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ ہم یہاں ان کی چند تصنیفات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

الارشاد (نحو میں) شرح زنجانی (علم صرف میں) اس کو آپ نے سولہ برس کی عمر میں تصنیف فرمایا تھا

سعدیہ شرح شمسیہ (علم منطق میں) تلویح حاشیہ توضیح شرح تنقیح (اصول فقہ میں) شرح عقائد نسفی (علم کلام میں) مختصر المعانی و مطول (علم معانی و بیان میں) تہذیب المنطق والکلام۔ یہ رسالہ آپ نے اپنے بیٹے محمد کے واسطے لکھا تھا جس کے متعلق تہذیب میں ان کے الفاظ یہ ہیں۔ لاسیما الولد الاعز الحفی الحری بالاکرم سمی حبیب اللہ علیہ التحیۃ والسلام الخ کہ اس رسالہ میں یوں تو عام افادہ ملحوظ ہے لیکن میں نے خصوصیت کے ساتھ اپنے پیارے مہربان و مشفق فرزند ارجمند محمد سلمہ کے فائدہ کے واسطے لکھا ہے۔ شرح مفتاح۔ حاشیہ تفسیر کشاف۔ حاشیہ شرح مختصر الاصول۔ فتاوی حنفیہ۔

وفات میر سید شریف کے تذکرہ میں یہ چیز گذر چکی ہے کہ علامہ تفتازانی کے وفات کا سبب وہ رنج و غم بنا جو انھیں مناظرہ کے سلسلہ میں لاحق ہوا تھا چنانچہ آپ نے اس مناظرہ کے تھوڑے ہی دنوں بعد ۲۲ محرم یوم دوشنبہ ۷۹۲ھ سمرقند میں انتقال فرمایا اور سرخس میں منقول ہو کر مدفون ہوئے۔

اولاد اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ علماء کی اولاد علم سے بے بہرہ ہوا کرتی ہے مگر علامہ تفتازانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کی اولاد میں دور تک علم کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ آپ کی طرح آپ کے بیٹے اور پوتے پرپوتے بھی بہت بڑے جید اور مشہور عالم ہوئے اور آئندہ چلکر عظیم الشان لقب سے یاد کیے گئے۔ ہم ذیل میں آپ کے بیٹے اور پوتے کا مختصر حال لکھتے ہیں۔

محمد بن سعد الدین تفتازانی۔ آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم گذرے ہیں آپ کو بھی اپنے والد کی طرح دربار تیمور میں بہت بڑا عہدہ حاصل تھا۔ بارگاہ سلطانی میں آپ کی قدر و منزلت کا یہ عالم تھا کہ جب آپ سمرقند میں دربار تیمور میں حاضر ہوئے۔ پانچ ہزار اشرفیاں سلطان کی طرف سے آپ کو عطا ہوئیں۔ شاہ تیمور کی وفات کے بعد ہراۃ میں آپ نے اقامت اختیار کی اور پھر وہاں سے نہ گئے تاآنکہ ۸۳۸ھ میں بعارضہ طاعون انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ

یحییٰ آپ محمد کے بیٹے اور علامہ کے پوتے تھے آپ کا لقب قطب الدین ہے اور عرف شیخ الاسلام ہے آپ کو حفید تفتازانی بھی کہتے ہیں آپ کو علوم و فنون خصوصاً علوم دینیہ میں بہت بڑا ملکہ حظ وافر حاصل تھا۔ آپ مرزا شاہ رخ بن تیمور کے عہد سے لیکر مرزا سلطان حسین کے آخر عہد تک مشیخۃ الاسلام جیسے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے آپ نے مقدمات کے فیصلہ کرنے میں کبھی مداہنت سے کام نہ لیا طالبان علم تاحیات آپ سے برابر فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ بدھ کے دن ۸۸۷ھ میں راہی ملک بقا ہوئے اور خواجہ عبید اللہ انصاری کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔